جلد ۲۶ | مورخہ ۱۲ شعبان ۱۳۵۷ھ | یوم جمعہ | مطابق ۷ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۳۲

احرار دشمنانِ اسلام کے زمرہ میں

جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا

احرار کے دل میں اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس قدر عزت و توقیر ہے۔ اس کا پتہ جہاں احرار کی عملی زندگی سے لگایا جاسکتا ہے۔ وہاں ان کے ان افعال سے بھی معلوم کیا جاسکتا ہے۔ جو آئے دن ان سے سرزد ہوتے رہتے ہیں۔ مسجد شہید گنج کے انہدام کے موقعہ پر تمام مسلمانان پنجاب سے نہ صرف علیحدگی اختیار کرتے ہوئے۔ بلکہ ان کی مخالفت پر کھڑے ہو کر جس زور شور کے ساتھ انہوں نے سکھوں کی حمائت کی۔ وہ سب کو یاد ہے۔ اور وہ خود اپنے اس رویہ پر نہ صرف ندامت اور پشیمانی کا اظہار کر چکے ہیں۔ بلکہ اس کے خلاف چل کر اور مسجد شہید کے حصول کے نام سے بالکل بے معنی اور بے نتیجہ سول نافرمانی کر کے ثابت کر چکے ہیں۔ کہ وہ کسی موقعہ پر بھی جمہور مسلمانوں کا ساتھ دینے اور اسلامی مفاد کو مدنظر رکھنے کے لئے تیار نہیں ہیں:۔

گزشتہ واقعات کو جانے دیجئے۔ حال ہی میں بعض مقامات کے مسلمانوں نے جب معراج النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تقریب پر جلوس نکالے تو احرار نے خواہ مخواہ ان کو خراب کرنے اور ان میں گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کی۔ چنانچہ لاہور میں انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور انتہائی زور لگایا۔ کہ مسلمانوں کا وہ جلوس جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات سے تعلق رکھنے والے ایک نہایت ہی اہم اور مقدس واقعہ سے وابستگی رکھتا ہے۔ ناکام رہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ مسلمانان لاہور نے اور اسی طرح دوسرے مقامات کے مسلمانوں نے احرار کی اس شرمناک حرکت کے خلاف اظہار ناراضگی کیا۔ اور انہیں لعن طعن کا مورد بنا کر اپنی غیرت و حمیت کا ثبوت دیا۔ لیکن یہ تو ثابت ہو گیا۔ کہ احرار سے کسی موقعہ پر بھی شرافت اور انسانیت کی توقع رکھنا فضول ہے اور ان کے قلوب میں فخر موجودات سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اتنا بھی احترام موجود نہیں ہے۔ جتنا ایک شریف غیر مسلم کے دل میں ہوسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں معراج النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوس سے متعلق کسی جگہ کسی غیر مسلم نے کوئی ناروا حرکت نہ کی۔ وہاں متعدد مقامات پر احرار نے اس جلوس کو خراب کرنے کی کوشش کی۔

احرار کی اسی قسم کی حرکات کی وجہ سے تمام سنجیدہ اور سمجھدار مسلمان انہیں دشمنانِ اسلام کے زمرہ میں شمار کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں مسٹر محمد علی جناح نے ایک الیکشن کے متعلق نواب صاحب ممدوٹ کی وساطت سے قسمت ملتان کے شہری حلقہ کے مسلمانوں کو جو پیغام بھیجا ہے اس میں لکھا ہے:۔

"گمراہ احراری اپنی سرگرمیوں سے نہ صرف مسلمانوں کے بہترین مفاد کو خطرہ میں ڈال رہے ہیں۔ بلکہ ملک کے لئے بھی ان کا وجود مضرت رساں ہے۔ ان کو شکست فاش دو"

کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا جب مسٹر جناح کا احرار پر بے حد اعتماد تھا۔ لیکن حالات اور واقعات نے انہیں جس نتیجہ پر پہونچایا۔ وہ اوپر درج کیا جاچکا ہے:۔

جن لوگوں کا اسلام۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] کے متعلق یہ طریق عمل ہو۔ وہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں جو کچھ بھی کریں۔ اور ایسے وقت میں کریں۔ جبکہ نہایت ہی ذلت آمیز شکست کھا چکے ہیں۔ کم ہے:۔

کچھ عرصہ سے احرار نے اپنی فتنہ پردازیوں کا رُخ پھر جماعت احمدیہ کی طرف پھیرا ہے۔ اور انہی اوچھے ہتھیاروں سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ جو پہلے کند ہو کر ان کی نامرادی کا باعث بن چکے ہیں۔ یعنی تقریروں اور تحریروں میں جماعت احمدیہ کے خلاف سراسر غلط اور جھوٹا پروپیگنڈا کرنا اور عوام کو اشتعال دلانا۔ چنانچہ حال میں اخبار "احسان" (۵۔ اکتوبر) نے جو یوں تو آئے دن احرار کی اسلام دشمنی کا رونا روتا رہتا ہے لیکن جماعت احمدیہ کے خلاف ان کی دروغگوئی کو وحیٔ آسمانی سمجھتا ہے "قادیان میں مرزائیوں کے مضحکہ خیز نعرہ ہائے خروسی" کے عنوان سے لکھا ہے:۔

ایک معتبر اطلاع قادیان سے مظہر ہے کہ وہاں نیشنل لیگ کی جگہ پر مرزائیوں کی ایک نئی جماعت عمل میں آئی ہے۔ جس کا نام خدام الاحمدیہ ہے اس جماعت کے ارکان روزانہ صبح سویرے اٹھ کر گشت کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے ان کے محلوں میں جا کر صلِّ علٰی نبینا صلِّ علٰی محمودنا و صلِّ علٰی امامنا وغیرہ کے نعرے بجائے نعرۂ تکبیر کے لگاتے ہیں:

اس میں شک نہیں کہ خدام الاحمدیہ کے ممبر جہاں پبلک کی اور کئی قسم کی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ وہاں سحری کے وقت ان کی ٹولیاں اپنے اپنے محلوں میں چکر لگا کر احمدیوں کو نماز تہجد اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے بیدار کرتی ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صلوٰۃ پڑھتی ہیں۔ صلوٰۃ اور سلام پڑھنے کو اشتعال انگیز قرار دینا اس سے بہت زیادہ بے ہودگی ہے جو رمضان المبارک میں سحری کے وقت لوگوں کو جگانے کے لئے ڈھول وغیرہ بجانے پر اعتراض کرنے والوں کی طرف سے سرزد ہوا کرتی ہے:

دراصل احرار اور ان کے کارندوں کی سمجھ و عقل پر ایسے پتھر پڑ گئے ہیں۔ کہ اسلام سے متعلق اچھی سے اچھی بات بھی ان کو بُری لگتی ہے۔ خاص کر اس وقت جبکہ وہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہو:

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ اکتوبر۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی چند روز سے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت بعد اپریشن بفضلِ خدا اچھی ہے مثانہ کی سوزش میں کمی ہے نیند آجاتی ہے۔ اور بھوک بھی لگتی ہے:

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ضلع گورداسپور کے بعض دیہات میں جماعتوں کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔

چوری کی وارداتوں کے پیشِ نظر نیشنل لیگ کور کے والنٹیئر مختلف محلہ جات میں رات کو پہرہ دیتے ہیں:

سید بدرالدین صاحب ککی کے بھائی مولوی سید مرید احمد صاحب بعارضہ ہیضہ سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

آج بعد دوپہر کسی قدر بارش ہوئی:

درخواست ہائے دُعا

چودھری محمد مدد علی صاحب جڑانوالہ اپنی دو لڑکیوں کی صحت کے لئے سید احمد خان صاحب جمشید پور اپنی مشکلات کے ازالہ کے لئے۔ احمد الدین صاحب چوکنانوالی ضلع گجرات دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے۔ جناب سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی اپنی مشکلات کے دور ہونے کے لئے۔ ڈاکٹر جلال الدین صاحب اِرون ہسپتال دہلی اپنی بھانجی کی صحت کے لئے۔ جس کے پیٹ میں پھوڑا ہے۔ جو خطرناک صورت اختیار کر گیا ہے درخواست دُعا کرتے ہیں:

مرثیہ بر وفات فاضل اجل مولوی حکیم عبید اللہ صاحب بسمل مرحوم

از جناب خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

اے جری اللہ کے مردِ جری
اے عبید اللہ بسمل باوفا

اے اخی وا‌ے محبی کیا کہوں
میں تری تجہیز میں شامل نہ تھا

سلسلہ کے کام سے یہ خاکسار
قادیان سے ڈیڑھ دن باہر رہا

تو اسی عرصہ میں اے پیارے اخی
داغِ فرقت ہم سبھوں کو دے گیا

جاننے والے ترے اے پاکباز
یاد کر کے روئیں گے تجھ کو سدا

تیری شاگردی پہ مجھ کو فخر ہے
تیری اصلاحِ سخن پر ناز تھا

دیکھ کر وہ فارسی کے چند شعر
تو نے خوش ہو کر بڑھایا حوصلہ

اول و آخر وہی اصلاح تھی
کیا خبر تھی جلد تو ہوگا جدا

ذات تیری مجمعِ اوصاف تھی
ناز تجھ پر علم و فضل و طب کو تھا

تھا عبورِ اسلام کی تاریخ پر
نظم میں بھی رکھتا تھا طبعِ رسا

تجھ پہ نازاں تھی زبانِ فارسی
ہند میں تو بلبلِ شیراز تھا

تھی مذاہب پر نظر تیری بسیط
احمدیت کا اثر غالب ہوا

مہدئ آخر زماں کے فیض نے
اور سے کچھ اور تجھ کو کر دیا

حق نے تجھ کو کی عطا وہ معرفت
ہر مخالف جس سے عاجز ہوگیا

تھی بہت سنگیں زمینِ رامپور
تیرے ایمان نے مگر گرما دیا

بار تجھ پر ہر طرف سے تھا بہت
اور سختی بھی ہوئی حد سے سوا

تیرے بچے جبر سے چھینے گئے
تیری بی بی بھی ہوئی تجھ سے جدا

سختیاں جتنی تھیں تجھ پر کی گئیں
نوکری سے برطرف بھی تو ہوا

گالیاں پڑتی تھیں تجھ پر رات دن
بائیکاٹ اہلِ محلہ نے کیا

بے کسی و بے بسی اس پر یہ ظلم
اپنی مظلومی پہ تو صابر رہا

تھی ضعیفی اور بیماری کا دَور
اس پہ فاقہ نے بھی حملہ کر دیا

استقامت تیری اور وہ تیرا صبر
دشمنوں کی جان کا دشمن ہوا

تیرے ظلم اور سختیوں میں اے اخی
شیعیت کی دسترس کا ہاتھ تھا

جس نے بھڑکایا حکومت کو بہت
جھوٹ سے اور مکر سے دھوکا دیا

ہاتھ سے کھوئی نہ شانِ احمدی
تو وفادارِ حکومت ہی رہا

سختیاں اور اس پہ خاموشی تری
حکمِ اخراج اس پہ وہ صدق و وفا

احمدیت کی تری یہ شان تھی:
دشمنوں کو جس نے گھائل کر دیا

امتحاں میں جب رہا ثابت قدم
تیری نصرت کے لئے آیا خدا

یاد ہوگا اے زمینِ رامپور
مولوی حاکم پہ حملہ فلج کا

آٹھ دن میں ہوگیا فی النار وہ
مٹ گیا وہ زور اور وہ دبدبا

خانداں رسوا ہوا عزت گئی
سامنے سب کے ہوا جو کچھ ہوا

قادیاں میں تو خدا کے فضل سے
خدمتِ مخلوق کرتا ہی رہا

سلسلہ کی تو نے کیں وہ خدمتیں
جو نہ دیکھیں گی کبھی روئے فنا

حضرت فضلِ عمر نے نعش کو
دور تک دوشِ مبارک پر رکھا

سید احمد اور شرف الدین خاں
قادیانی اور یہ گوہر ترا

اے اخی تجھ کو نہ بھولیں گے کبھی
روئیں گے پڑھ پڑھ کے تیرا مرثیا

گو ترے ظلم و ستم کا ماجرا
احمدی دنیا سے پوشیدہ رہا

اب کہ تو ہم سب کو بسمل چھوڑ کر
محفلِ احمد میں شامل ہو گیا

داستاں تیری وفا و صبر کی
ہم سناتے سب کو ہم پہ فرض تھا

فکر تھی تاریخِ رحلت کی اب مجھے
ہاتفِ غیبی نے آکر کہہ دیا

احمدی دنیا کو دے گوہر خبر
اس کا مدفن باغِ دلکش میں بنا

۱۳۵۷ھ

بعض صحابہؓ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلماتِ زجر

(۳)

بے ہودہ سوالات پر اظہارِ ناراضگی

مسلم جلد ۲ - کتاب الفضائل میں ذکر آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ بعض لوگوں نے ایسے سوالات پوچھنے شروع کر دیئے۔ جو آدابِ نبوت کے منافی تھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے تو اُن کے جوابات دیتے رہے۔ مگر جب کثرت سے وُہ اسی رنگ کے سوالات کرتے گئے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہُوئے۔ اور آپؐ نے اسی ناراضگی کی حالت میں منبر پر چڑھ کر فرمایا۔ تم اب مجھ سے جو چاہو۔ پوچھو اور یاد رکھو۔ کہ اب جو بات بھی تم مجھ سے پوچھو گے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کا صحیح جواب تمہیں مل جائے گا۔ صحابہؓ نے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر ناراضگی کے آثار دیکھے۔ تو وُہ رونے لگ گئے مگر ایک شخص جو غالباً اس قسم کے سوالات کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا صدق و کذب پہچاننے کا معیار قرار دیتا تھا۔ دریافت کیا۔ کہ میرے باپ کا کیا نام ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ حذافہ۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہُوا۔ اور کہنے لگا۔ میرے باپ کا کیا نام ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ سالم۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ سوالات کیسے بے حقیقت ہیں آخر کسی نبی کی صداقت معلوم کرنے کا یہ کونسا معیار ہے۔ کہ اس سے اپنے آباؤ اجداد کے نام دریافت کئے جائیں۔ اور اگر وُہ صحیح جواب دے دے تو اسے سچا سمجھا جائے۔ اور اگر صحیح جواب نہ دے سکے۔ تو اس کی نبوت کو باطل قرار دیا جائے۔ مگر اس وقت چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس قسم کے سوالات کے جواب دینے کے لئے ایک جذبہ اور جوش کی حالت میں تھے۔ اس لئے آپؐ یقین رکھتے تھے۔ کہ اب خواہ کسی قسم کا سوال کوئی شخص مجھ سے کرے۔ میرا خدا مجھے اس کا جواب سمجھا دے گا۔

آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کی تاب نہ لا کر صحابہؓ نے کپڑوں سے اپنے مونہہ ڈھانک لئے اور مسجد میں رونے کی آواز سے کہرام مچ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر کھڑے ہُوئے۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ انا نتوب الی اللہ۔ اے خدا کے رسول۔ ہم اپنے قصور کا اقرار کرتے اور اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتے ہیں۔ کہ وُہ ہمیں بخشے۔ پھر کہا۔ رضینا باللہ ربًّا وبالاسلام دینا وبمحمدٍ رسولا۔ کہ ہم اللہ تعالےٰ کو اپنا رب مانتے، اسلام کو اپنا دین قرار دیتے۔ اور آپؐ کی رسالت پر پختہ ایمان رکھتے ہیں ہمارے اس قصور کو معاف فرمایا جائے۔ غرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سب کی طرف سے یہ کہنے پر معاملہ رفع دفع ہُوا ؎

ایک یہودی کو تھپڑ مارنے کا واقعہ

بخاری میں ذکر آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ صحابہؓ کے درمیان بیٹھے تھے کہ ایک یہودی آپؐ کے پاس روتا پیٹتا آیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ تجھے کیا ہُوا وُہ کہنے لگا۔ یا ابا القاسم ضرب وجھی رجلٌ من اصحابك۔ اے ابو القاسم تیرے صحابہ میں سے ایک نے مجھے تھپڑ رسید کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ وُہ کون تھا۔ اس نے کہا۔ کوئی انصاری تھا۔ آپؐ نے فرمایا اسے بلاؤ۔ جب وُہ آیا۔ تو آپؐ نے اس سے دریافت کیا۔ کہ تم نے اس یہودی کو کیوں مارا ہے۔ وُہ صحابی کہنے لگے بات یہ ہُوئی۔ کہ یہ بازار میں بلند آواز سے کہہ رہا تھا۔ کہ مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے موسیٰ کو تمام نبیوں پر فضیلت دی ہے میں نے جب یہ بات سُنی۔ تو مجھے سخت غصہ آیا اور میں نے کہا۔ اے خبیث کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی موسےٰ افضل ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ اور اسی جوش کی حالت میں میں نے اسے ایک تھپڑ رسید کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سُنا تو اس صحابی پر ناراض ہُوئے۔ اور فرمایا۔ تمہارا حق نہ تھا۔ کہ تم اس طرح اس شخص سے جھگڑتے۔ یہ یہودی ہے اور اس کے نزدیک حضرت موسےٰ ہی تمام نبیوں پر فضیلت رکھنے والے ہیں۔ یہ کس طرح کہہ سکتا ہے۔ کہ میں ان سے افضل ہُوں جبکہ یہ میری رسالت کا قائل ہی نہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا تمہیں موسےٰ کی فضیلت کا کیا پتہ۔ قیامت کے دن جب صور اسرافیل کے نتیجہ میں سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ تو سب سے پہلا شخص میں ہونگا۔ جسے ہوش آئے گا۔ مگر جب میں کھڑا ہونگا۔ تو میں دیکھوں گا۔ کہ حضرت موسےٰ مجھ سے پہلے خدا تعالےٰ کے عرش کے پاس کھڑے ہیں ؎

اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ اگرچہ اس صحابی نے اخلاص کے رنگ میں ایک فعل کیا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رفعتِ شان و منزلت کے پیش نظر کیا۔ تاہم چونکہ وُہ جائز نہ تھا۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر اظہارِ ناراضگی فرمایا اور تنبیہ فرمائی کہ اس قسم کی حرکت نہیں ہونی چاہیئے ؎

ایک جلیل القدر صحابی پر اظہارِ ناراضگی

ابو الدرداء ایک جلیل القدر صحابی ہوئے ہیں۔ ان کی کسی بات پر ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ناراض ہو کر فرمایا۔ اے ابو الدرداء فیك جاهلية۔ تجھ میں تو جاہلیت کی رگ پائی جاتی ہے۔ وُہ کہنے لگے کونسی جاہلیت۔ اسلام کی یا کفر کی۔ آپؐ نے فرمایا کفر کی جاہلیت ؎

امہات المومنین سے ناراضگی

امہات المومنین سے ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایسے ناراض ہُوئے۔ کہ کچھ عرصہ کے لئے ان سب سے الگ ہو گئے

انصار کے متعلق اظہارِ ناراضگی

جنگِ حنین کے بعد جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مالِ غنیمت تقسیم کیا تو مکہ والوں کو جو مولفۃ القلوب تھے۔ آپ نے زیادہ اموال دیئے۔ اور بعض کو تو ان کے حصہ سے کئی کئی گنا زیادہ مال مل گیا۔ مکہ والے چونکہ اکثر قریش یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے رشتہ دار اور ہموطن تھے۔ اس لئے انصار کے بعض نوجوانوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ اور ایک انصاری نوجوان کے مونہہ سے یہ فقرہ نکل گیا۔ کہ خون تو ابھی تک ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مال اپنے رشتہ داروں کو دے دیا ہے۔ یہ بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کانوں تک بھی پہنچ گئی۔ آپؐ نے تمام انصار کو جمع کیا۔ اور فرمایا۔ اے انصار مجھے تمہاری طرف سے یہ بات پہنچی ہے۔ انصار یہ سُنکر رو پڑے۔ اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے کسی بے وقوف نوجوان نے یہ بات کہی ہے۔ ہم نے نہیں کہی آپ نے فرمایا۔ اے انصار کیا یہ سچ نہیں۔ کہ تم لوگ گمراہ تھے۔ مگر خدا تعالےٰ نے میری بدولت تمہیں ہدایت عطا فرمائی۔ انصار نے عرض کیا بے شک خدا اور اس کے رسول کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے انصار کیا یہ سچ نہیں۔ کہ تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ پھر میری بدولت خدا تعالےٰ نے تم میں اتفاق پیدا کیا۔ انصار نے عرض کیا۔ بے شک یہ سچ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اے انصار کیا یہ سچ نہیں کہ تم نادار تھے۔ مگر خدا تعالےٰ نے میری وجہ سے تم کو مالدار بنا دیا۔ انصار نے عرض کیا۔ بے شک یا رسول اللہ۔ ایسی ہی بات ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اے انصار تم یہ کہہ سکتے ہو۔ کہ ساری دُنیا نے جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جھٹلا دیا۔ تو ہم نے اس کی تصدیق کی۔ جب ساری دنیا نے اس کی مدد کرنے سے مونہہ موڑ لیا۔ تو ہم نے اس کی مدد کی۔ مگر جب مال دینے کا وقت آیا تو اس نے اپنے رشتہ داروں کو مال دے دیا۔ مگر ہمیں کچھ نہ دیا۔ انصار کی یہ سنتے ہی چیخیں نکل گئیں۔ اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے یہ نہیں کہا ہم تو عرض کر چکے ہیں۔ کہ یہ ایک بے وقوف نوجوان کی بات ہے۔

آپ نے فرمایا ہاں اے انصار اگر تم چاہتے تو یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ جب محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے مکہ فتح کیا۔ اور وہ خداتعالیٰ کے فضل کے ساتھ اپنے وطن میں داخل ہوا۔ اور مال غنیمت اس کے ہاتھ آیا۔ تو اس نے مکہ والوں کو تو اونٹ اور بکریاں دے دیں۔ مگر انصار کو اس نے اپنا آپ دے دیا۔ مکہ والے تو اونٹ اور بکریاں ہانک کر لے گئے۔ مگر انصار خدا کا رسول اپنے ساتھ لے کر اپنے گھروں کو آئے۔ آپ نے فرمایا تم اگر چاہتے تو یہ بھی کہہ سکتے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا اے انصار اب جو ہونا تھا ہو چکا۔ اب اس قول کے بدلے تمہیں دنیا میں کچھ نہیں مل سکتا تمہیں جو کچھ ملے گا حوض کوثر پر ہی ملے گا۔

اس واقعہ پر آج ساڑھے تیرہ سو سال گزر رہے ہیں۔ اسلام کی بدولت ذلیل سے ذلیل قوموں نے حکومتیں کیں۔ حقیر سے حقیر لوگوں نے حکمرانی کی۔ وہ جو نان شبینہ کے لئے محتاج تھے قیصر و کسریٰ کے تختوں کے مالک بنے۔ غلاموں نے اپنے سروں پر شہنشاہی کے تاج رکھے۔ مگر وہ انصار جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دائیں بھی لڑے اور بائیں بھی لڑے۔ آگے بھی لڑے اور پیچھے بھی لڑے جنہوں نے آپ کے پسینہ کی جگہ خون بہایا۔ جنہوں نے اپنی جانوں کو ایک حقیر چیز کی طرح آپ کے راستہ میں قربان کر دیا۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس ناراضگی کی وجہ سے ایک چپہ بھر زمین کے بھی تو بادشاہ نہیں بن سکے۔ اور انہیں اس جہاں میں وہ انعامات حاصل نہیں ہو سکے۔ جو اسلام کی بدولت نہایت ادنیٰ درجہ رکھنے والوں کو میسر آئے۔

پس جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا بے نظیر مزکی اور معلم بھی اپنے صحابہ پر بعض اوقات ناراضگی کا اظہار فرماتا۔ اور اس میں صحابہ کی ہتک نہیں تھی۔ تو اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے کسی خادم کی غلطی پر اظہار ناپسندیدگی کریں۔ تو یہ امر اس کی ہتک اور ذلت کا باعث کیونکر ہو سکتا ہے۔

ایک مہاجر اور انصاری کی لڑائی کے موقعہ پر اظہار ناراضگی

ترمذی جلد ۲ میں روایت آتی ہے کہ غزوہ بنی المصطلق کے موقعہ پر ایک مہاجر اور انصاری کی آپس میں تکرار ہو گئی۔ مہاجر نے زمانہ جاہلیت کی رسم کے مطابق یا للمہاجرین کہہ کر مہاجرین کو اپنی مدد کے لئے پکارا۔ اور انصاری نے یا للانصار کہہ کر انصار کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ آوازیں سنیں۔ تو نہایت غضب سے فرمایا۔ اسلام میں یہ جاہلیت کی پکار کیسی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ رجل من المہاجرین کسع رجلاً من الانصار کہ یا رسول اللہ مہاجرین میں سے ایک آدمی نے انصار سے ایک آدمی کے سرین پر لات ماری ہے اور اب دونوں انصار اور مہاجرین کو اپنی اپنی مدد کے لئے پکار رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ دعوھا فانھا منتنۃ۔ ایسی گندی باتوں کا ذکر چھوڑو۔ اور انہیں منع کرو۔ کہ اسلام میں انہوں نے جاہلیت کی رسم کیوں تازہ کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس طرح ناراض ہونے پر یہ فتنہ فرو ہوا۔ ورنہ نہ معلوم کیا صورت اختیار کرتا۔

اسی طرح احادیث میں بعض اور صحابہ کی بھی عملی کمزوریوں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ان پر ناراضگی کا ذکر آتا ہے۔ مگر اس سے نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر حرف آتا ہے۔ اور نہ صحابہ پر کوئی الزام عائد ہوتا ہے کیونکہ دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں جو کمزوروں

کے وجود سے خالی ہو۔ اندریں حالات ایک مصلح اور مزکی کا یہی کام ہے۔ کہ وہ نرمی اور محبت سے بھی کام لے۔ لیکن اگر وہ یہ سمجھے کہ کسی وقت سختی کی ضرورت ہے۔ تو اس وقت سختی بھی استعمال کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات

جناب چوہدری حاکم علی صاحب چک پنیار نے امال میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند روایات لکھ کر ارسال کی ہیں جو درج ذیل کی جاتی ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آگ

میں نے اپنے کانوں سے سنا کہ جن دنوں کسی شخص نے یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور پیش کی۔ کہ مولوی صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اول نے لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے جو آگ تیار کی گئی تھی۔ وہ حقیقت میں لڑائی کی آگ تھی۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ مولوی صاحب کو کہدو کہ تکلف کی کیا ضرورت ہے۔ میں اس وقت ابراہیم موجود ہوں۔ مجھے کوئی آگ میں ڈالکر دیکھے۔ مجھے آگ نہیں جلائے گی۔ کیونکہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں۔ ان پر کوئی طاقت غالب نہیں آسکتی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت اس وقت ان کا وجود ہوتا ہے۔ جب وقت لوگ اللہ تعالیٰ کا انکار کر بیٹھتے ہیں مامورین اللہ ان معجزات کو دکھا کر ایک جماعت کو حق الیقین تک پہونچا دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء کی جماعت مال و جان وطن عزت آرام وغیرہ سب کو چھوڑ کر ان کے ساتھ ہو جاتی ہے اور اسی میں خیر سمجھتی ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی لمبی تقریر فرمائی۔ مجھے وہ جگہ بھی یاد ہے۔ جس جگہ مجھے اس قدر اثر ہوا۔ کہ میری حالت وجد تک پہونچ گئی۔ اور جس وقت حضور چلتے چلتے کھڑے ہوئے تو میں نے اپنی پگڑی اتار کر حضور کے لب لعلیں مبارک کو صاف کیا اور اس وقت دل چاہتا تھا۔ کہ پاؤں کو چوموں۔ اور بہت مرتبہ ایسا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریر پر میرے ساتھ ہوا

آگ پر چلنا

اسی طرح ایک شخص ہمارے ضلع میں آیا۔ جو آگ پر چلتا تھا۔ میں نے تو اسے آگ پر چلتے نہیں دیکھا۔ لیکن جن لوگوں نے اسکو دیکھا تھا انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ کوئلوں کو آگ کی طرح سرخ کر کے انکے اوپر چلتا ہے۔ اس نے ایک اشتہار دیا۔ کہ مرزا صاحب قادیان والے جو دعوے کرتے ہیں۔ کہ میں مسیح موعود اور مہدی ہوں۔ آئیں اور میرے مقابل پر آگ پر چلیں۔ یہ اس کا اشتہار میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں مفصل عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ شعبدہ بازی ہے۔ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ لیکن اسکو کہو کہ وہ میرے سامنے آگ میں داخل ہو۔ پھر زندہ آگ سے باہر نہیں نکلیگا اس پر حضرت صاحب نے تقریر کی کہ اس قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ جو جاہلوں کو پھنسا لیتے ہیں۔ مغرب کے بعد مسجد مبارک میں چھت کے اوپر حضور تھے آپ نے بہت لمبی تقریر فرمائی جو زبانی یاد نہیں ہے

حضرت خلیفہ اولؓ کا عاشقانہ رنگ

حضرت صاحب اندر ہوتے تھے۔ تو میں باقی وقت حضرت مولوی صاحب خلیفہ اول کے پاس گزارتا تھا۔ اور انکی باتیں مجھے بہت یاد ہیں۔ ایک روز انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک کاپی رکھی ہوئی ہے۔ جو جو میری غلطیاں حضرت صاحب یعنی مسیح موعود نے نکالی ہیں۔ میں نے اس کاپی پر لکھی ہوئی ہیں۔ ایک روز فرمانے لگے کہ اگر امام وقت کی فرمانبرداری مجھے مدنظر نہ ہو۔ تو میں ہر سال حج بیت اللہ کا کرتا۔ ایک روز فرمانے لگے کہ قادیان سے باہر ایک گھنٹہ یا ایک دن باہر رہنا میں حرام سمجھتا ہوں۔ میرے لڑکے غلام مصطفےٰ کے نکاح کا خطبہ مولوی صاحب نے پڑھا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف فرما تھے۔ مولوی صاحب نے خطبہ کے بعد فرمایا۔ میں نے خطبہ

پڑھ دیا ہے۔ اب آگے حضور کا کام ہے۔ ان سے عرض کرو۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ غرض مولوی صاحب کا رنگ حضرت صاحب کے ساتھ عاشقانہ تھا۔ ہمیں بھی وہ لذت نہیں ملتی۔ میں اس خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھ کر جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کہتا ہوں۔ کہ قادیان [illegible] باہر رہنا میرے لئے سخت تکلیف دہ ہے۔

بلاد عربیہ میں تبلیغ احمدیت

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ ابن حضرت امیر المومنین کی مصر کے ایک بہت بڑے عالم سے دلچسپ گفتگو

۲۵ ستمبر ۱۹۳۸ء (بذریعہ ہوائی ڈاک)

نئے مبلغ کی آمد

مولوی محمد شریف صاحب کے بلاد عربیہ کے لئے انچارج مبلغ عراق اور شام سے ہوتے ہوئے معہ اپنے اہل کے ۲۳ ستمبر کی شام کو حیفا بخیر و عافیت پہنچ گئے ہیں۔ اور آپ نے مشن کا چارج لے لیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کا وجود بلاد عربیہ میں احمدیت کی ترقی کا موجب ہو۔ اللھم آمین

صاحبزادگان حضرت امیر المومنین کا قاہرہ سٹیشن پر مخلصانہ استقبال

مکرم سید منیر الحصنی صاحب باجازت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی مصر میں تشریف آوری کی تقریب پر اور جماعت کے بعض دیگر امور کی سرانجام دہی کے لئے تقریباً ڈیڑھ ماہ کیلئے مصر گئے تھے۔ اب واپس آ گئے ہیں ہر دو صاحبزادگان کا قاہرہ سٹیشن پر مصر کی جماعت کیطرف سے نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔ بلکہ بعض مخلص دوست پورٹ سعید میں جہاز پران کا استقبال کرنے کے لئے بھی تشریف لائے۔ جن میں سے سید احمد حلمی صاحب اور سید محی الدین الحصنی صاحب خاص طور پر قابل شکریہ ہیں۔ مکرم صاحبزادگان کی آمد اور قاہرہ میں اقامت کی مدت میں جماعت مصر کے دوستوں نے جو اخلاص محبت اور خوشی کا مظاہرہ کیا اور جس شوق و اشتیاق سے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے پوتوں کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنے جماعتی اور مرکزی نظام کو وسیع اور بہتر بنایا۔ وہ نہ صرف قابل تقلید اور قابل داد ہے۔ بلکہ جماعت کے اخلاص اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت کا قابل تعریف ثبوت ہے۔ خدا کے فضل سے پہلے کی نسبت بہت بیداری اور احمدیت کی حقیقی روح ہر ایک دوست میں کام کر رہی ہے۔ تبلیغی مرکز مصر کی مضبوطی اور جماعت کے دوستوں کے اجتماع کے لئے پہلے سے بہت اچھا اور نہایت موزوں مکان کا انتظام کیا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جماعت مصر کو توفیق بخشے کہ وہ اپنے اس جوش کو قائم رکھتے ہوئے نظامی صورت میں تبلیغ و مجاہدہ کو جاری رکھے۔

صاحبزادگان کی تبلیغی کوششیں

صاحبزادگان والاتبار نے اقامت مصر کے عرصہ میں علاوہ جماعت کی تربیت اور زیر تبلیغ دوستوں کو تبلیغ کرنے کے مصر کے بعض بڑے بڑے لوگوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور ان کو پیغام حق پہنچایا۔ جن میں سے شیخ الازہر مصطفیٰ المراغی کی ملاقات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ان کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کو پیش کیا۔ اور حضور پر ایمان لانے کی ترغیب دی۔ تو کہنے لگے کوئی دلیل پیش کرو۔ صاحبزادہ صاحب نے علاوہ دیگر دلائل کے قرآن کریم کی آیت وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ بھی پیش کی۔ اور واضح طور پر ثابت کیا کہ اس پیشگوئی سے مراد اسم ذاتی کے لحاظ سے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم اعظم اور آپ کے آخری خلیفے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام ہیں۔ لیکن افسوس شیخ صاحب نے بجائے علمی طور پر اس محکم دلیل پر بحث کرنے کے یہ جواب دے کر پیچھا چھڑا لیا۔ کہ آپ اعجمی ہیں اور ہم عرب صواحب لغتہ القرآن قرآن ہماری زبان میں اترا ہے۔ اس لئے ہم اس کے معنے بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ اور اس آیت میں سوائے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی مراد نہیں ہے

تبلیغ اسلام نہ کرنے کا عذر ایک مصری عالم کی زبان سے

اس کے بعد صاحبزادہ صاحب نے تبلیغ اسلام کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے مراکز اور دیگر قوموں میں تبلیغ اسلام میں اس کی مساعی اور اس کے شاندار نتائج بیان کئے۔ اور ضمناً فرمایا کہ آج اسلام اگر ترقی کر سکتا ہے تو اس کا ذریعہ صرف یہ ہے کہ دنیا کو اسلام کا پیغام پہنچایا جائے۔ اور ہر مسلمان والہانہ طور پر ہر غیر مسلم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کی کوشش کرے اس کے بعد ان سے پوچھا کہ آپ نے غیر مسلموں میں تبلیغ کا کیا پروگرام بنایا ہے۔ وہ جواباً کہنے لگے کہ سید جمال الدین افغانی مرحوم (مصر کے ایک مشہور عالم) سے کسی نے سوال کیا کہ تم چین و جاپان کے لوگوں کو جن کی تعداد دنیا کے اکثر حصوں سے زیادہ ہے۔ کیوں جا کر تبلیغ نہیں کرتے۔ اور کیوں انہیں مسلمان نہیں بنا لیتے۔ تو سید جمال الدین صاحب نے جواب دیا۔ کہ میں ان میں جا کر انہیں کیا کہوں کس چیز کی طمع دلاؤں۔ جو ان کے پاس نہیں ہے۔ اور اسلام قبول کرنے سے انہیں کیا مل جائے گا۔ اگر انہیں یہ کہوں کہ اسلام قبول کرو تم تعداد میں ترقی کرو گے۔ مال میں ترقی کرو گے یا سیاست میں ترقی کرو گے یا تم ایک آزاد مستقل امت ہونے کا انعام پاؤ گے۔ یا تمہارا علم زیادہ ہوگا۔ اور عقل تیز ہوگی۔ تو چونکہ یہ سب چیزیں ان کو اب بھی حاصل ہیں۔ اس لئے وہ مجھے جواب دے سکتے ہیں کہ جن چیزوں کی خاطر تم ہمیں اسلام کی دعوت دیتے ہو وہ ہمارے پاس پہلے سے ہی موجود ہیں۔ ہمیں ان کی ضرورت نہیں۔ لہذا اگر میں جاپان و چین میں جا کر تبلیغ کروں تو کوئی نتیجہ نہیں۔ بلکہ وہ بالعکس کہہ سکتے ہیں۔ اگر اسلام امتوں کو آزاد کراتا ہے۔ اور ترقی و علم و برتری عطا کرتا ہے۔ تو کیوں تم مسلمان اس طرح ذلیل حالت میں ہوتے۔ اس کے بعد کہنے لگے۔ یہی جواب ہمارا آج ہے اگر ہم یورپ میں جا کر تبلیغ کریں تو وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں سب کچھ بحمد للہ بغیر اسلام حاصل ہے ہمیں اسلام کی ضرورت نہیں ہے۔

عذر کی نامعقولیت

جواباً صاحبزادہ صاحب نے فرمایا اسلام کا مقصد صرف یہ عارضی ترقی نہیں۔ بلکہ اسلام تو ایک ہمیشہ کی اور ابدی زندگی کو پیش کرتا ہے۔ جو دنیا میں بھی ابدی ہے اور عالم ثانی میں بھی ابدی جن ترقیات روحانی کو اسلام پیش کرتا ہے۔ یہ دنیاوی معمولی ترقیات ان کے عشر عشیر بھی نہیں ہیں۔ اور نہایت واضح صورت میں اسلامی انعامات بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ اگر آپ کا یہ نظریہ تسلیم بھی کر لیا جائے تو اسلامی تاریخ اس سے موافقت نہیں کرتی۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

بعثت کے زمانے میں بھی مثلاً روم اور عجم کی قومیں بہت ترقی یافتہ اور مستقل آزاد حکومتیں تھیں پھر ان کو کیوں صحابہ کرام نے اسلام کا پیغام پہنچایا - اس ملاقات کا ذکر تقریباً مصر کے اکثر بڑے بڑے روزانہ اخبارات نے کیا

نو مبایعین

مصر میں خدا کے فضل سے گذشتہ دو ماہ سے اب تک پانچ اصحاب بیعت کر کے سلسلے میں داخل ہو چکے ہیں - اللہ تعالیٰ نے انہیں استقامت عطا فرمائے۔

جمعیۃ خدام الاحمدیہ

عرصہ زیر رپورٹ میں جماعت کبابیر وحیفا کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبے ترجمہ کر کے سنائے گئے خاص کر مجلس خدام الاحمدیہ کے قائم کرنے کے مقاصد و اغراض کے متعلق حضور کی تمام ہدایات کو جماعت کے ذہن نشین کرایا گیا - اور آخر جولائی میں وہاں پر مجلس خدام الاحمدیہ قائم کی گئی - مجلس میں داخلے کے شروط اور اس کا پروگرام باقاعدہ ترجمہ کر کے داخلہ فارم طبع کئے گئے - احمدی نوجوان نہایت خوشی اور جوش سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کو سر آنکھوں پر رکھتے ہوئے مجلس کے ممبر بنے اور خدا کے فضل سے اسی وقت سے باقاعدہ کام شروع ہے اور پروگرام پر عمل کیا جا رہا ہے ممبران مسجد کے صحن کے بڑے بڑے پتھروں کو توڑنے اور صحن صاف کرنے میں تن دہی سے کام کرتے ہیں مسجد کی مرمت اور قلعی اور دروازوں کو روغن کرنا وغیرہ میں مجلس کے ممبران نے خاص طور پر قابل داد کام کیا - گاؤں - راستوں اور گھروں کے گند وغیرہ کو صاف کرنے میں اور عورتوں اور بچوں کو گند پھینکنے سے منع کرنے اور صاف ستھرا رہنے کی ترغیب دینے میں بھی ممبران کوشاں ہیں ہفتہ وار اجلاس بھی باقاعدہ کرتے ہیں - حیفا کے بعض ممبران نے چندہ جمع کر کے گھڑے خرید کر بازار میں رکھے - جن کو روزانہ پینے کے پانی سے بھرتے ہیں - اللہ تعالیٰ نے ان تمام دوستوں کو جزائے خیر دے۔

رسالہ البشریٰ

ماہوار رسالہ البشریٰ بفضل خدا جاری ہے - گذشتہ ماہ میں جولائی اگست کا اکٹھا ایک رسالہ شائع کیا گیا - جس میں مکرم صاحبزادگان کی تصویریں بھی دی گئیں - اس ماہ میں بعض مشکلات کی وجہ سے پھر دو ماہ کا دو عدد کا ہی اکٹھا مجموعہ یعنی ستمبر و اکتوبر کا ایک رسالہ مکرم سید منیر الحصنی صاحب کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں بالکل تیار ہو چکا ہے اور انشاء اللہ عنقریب روانہ کر دیا جائے گا - اللہ تعالیٰ ان کو بہت بہت جزائے خیر دے۔

ہفتہ وار اجلاس اور مدرسہ

ہفتہ وار اجلاس بھی باقاعدہ جاری رہے - جن میں مختلف مسائل کے متعلق دوستوں کو واقفیت بہم پہنچائی جاتی رہی - ذکر حبیب پر اس دوران میں پانچ لیکچر دیئے گئے - خطبات جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ حقائق قرآن جماعت کے ذہن نشین کرائے گئے - حقیقت دجال پر دو مرتبہ لیکچر دیا گیا - مدرسہ احمدیہ کبابیر کی ہر دو شاخیں اولاد و بنات بفضل خدا اب باقاعدہ جاری ہیں اس سے قبل موسمی تعطیلات کے سبب ڈیڑھ ماہ کے قریب مدرسہ بند رکھا گیا۔

حوادث فلسطین کا تبلیغ پر اثر

اخبارات کا مطالعہ کرنے والے احباب سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ فلسطین میں قتل و غارت کا میدان یوماً بعد یوم زیادہ ہوتا جا رہا ہے - عرب و یہود ہر دو گروہ اپنے اپنے مطالبات پر قائم و مصر ہیں - عرب اپنے ملک کی خاطر نہایت جرأت اور بہادری سے یہود و جنود ہر دو طاقتوں کا مقابلہ کر رہے ہیں - ان حوادث اور بدامنی کی وجہ سے نہایت کساد بازاری ہے - ہمارے اکثر دوست کام نہ ملنے کی وجہ سے بے کار ہیں - احباب سے درخواست ہے - کہ دعا فرمائیں - اللہ تعالیٰ ان دوستوں کی مشکلات کو دور فرمائے عام طور پر حیفا میں کرفیو آرڈر جاری رہتا ہے - ان مشکلات کی وجہ سے جماعت کی تبلیغی جد و جہد بھی بند ہے صرف چند مواقع پر انفرادی طور پر اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کا موقعہ پیدا کیا - کرمل ہوٹل میں برٹش کیمپ جدید میں بعض ہندوستانی مسلمانوں سے ملاقات کی گئی ان سے احمدیت کا ذکر کیا گیا - اور کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی تمام گاؤں کا گاؤں احمدی دیکھ کر انہوں نے بہت حیرانی کا اظہار کیا۔ حالانکہ اگر غور کرتے تو یہی بات احمدیت کی صداقت کے لئے کافی تھی - چونکہ ملک میں بدانتظامی اور پریشان حالی ہے اس لئے بعض اوباش اور شریر دشمن احمدیت اس موقع سے فائدہ اٹھا کر احمدیت کے خلاف نہایت گندہ پراپیگنڈا کر رہے ہیں جہاد کے مسئلہ میں ہم پر جھوٹے الزام باندھ کر لوگوں کو احمدیوں کے قتل پر تحریک کیا جاتا ہے - حال ہی میں ہمارے ایک دوست سید رشدی البسطی صاحب پر جبکہ وہ بازار میں سے گزر رہے تھے - ایک شخص نے پستول سے وار کیا گولی ان کی گردن پر لگی گو نہایت خطرناک زخم ہوا - لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے جان بچالی اور الحمد للہ اب ان کی حالت پہلے سے اچھی ہے - احباب سے نہایت دردمندانہ طور پر عرض ہے - کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ہمارے اس بھائی کو صحت دے اور جماعت کو دشمنوں کے ناحق حملوں سے بچائے - یہ عاجز اپنے لئے بھی خاص طور پر دوستوں کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کرتا ہے - میں عرصہ سے بعض مشکلات میں ہوں - اللہ تعالیٰ دور فرمائے اور مجھے اپنے دین وحید کی خدمت کی توفیق دے۔

احقر - محمد صدیق مولوی فاضل مجاہد مقیم دمشق شام

اجتماع خدام الاحمدیہ کا التواء

چونکہ ۲۲ ر اکتوبر کے ایک دو دن بعد ماہ رمضان مبارک شروع ہوگا جس کی وجہ سے بیرونی خدام اجتماع میں زیادہ تعداد میں شامل نہ ہوسکیں گے - اس لئے مجوزہ اجتماع ملتوی کر دیا گیا ہے - اب یہ اجتماع انشاء اللہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہوگا - خدام مطلع رہیں - اور اس وقت تک اپنی تعداد بڑھانے کی پوری پوری کوشش کریں - نیز اپنے متعلقہ فرائض کی ادائیگی میں تن دہی سے کام لیں۔

سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس کی قراردادیں

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس ۲۳ اکتوبر کو لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

۱۔ مجلس عاملہ نے کشمیر میں پیدا شدہ سیاسی ایجی ٹیشن کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ ایجی ٹیشن کے مقاصد یہ ہیں۔ (۱) ریاست میں ذمہ وار حکومت کا قیام (۲) لوگوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد (۳) ان کی مالی حالتوں میں اصلاح۔ مجلس عاملہ کی رائے میں متذکرہ مقاصد کو کمیٹی کی پوری پوری تائید و حمایت اور ہمدردی حاصل ہے۔

۲۔ مجلس عاملہ کابینہ کشمیر کے اختیار کردہ بے رحمانہ اور سخت گیرانہ پالیسی کی پرزور مذمت کرتی ہے۔ اور ہز ہائینس سے استدعا کرتی ہے۔ کہ آپ معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے کر لوگوں کے جائز مطالبات کو منظور کریں۔ اور سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیں۔

۳۔ مجلس عاملہ کی رائے میں موجودہ کابینہ نے لوگوں میں اعتماد کھو دیا ہے اس کابینہ کو جلد ہی علیحدہ کر کے اس کی جگہ ہردلعزیز نمائندوں پر مشتمل کابینہ قائم ہونی چاہیئے۔

پھلور میں گوجر کانفرنس کا جلسہ

۳۰ اکتوبر کو پھلور آل انڈیا وبرہما گجر کانفرنس منعقد ہونی قرار پائی ہے۔ ہمارے بھائی گوجر احمدیہ جماعت کے اور باقی تمام گوجر بھی اس کانفرنس میں شامل ہو کر ہمارے لئے خوشی کا باعث بنیں اور تقریروں سے مستفیض کریں۔ موسم کے مطابق ہر شخص اپنا بستر ہمراہ لائے کھانے پینے کے واسطے دوکانات کا انتظام ہوگا۔ کانفرنس صرف ایک یوم کے واسطے قرار پائی ہے جس میں گوجر قوم کے سامنے چند اصلاحی تجاویز رکھی جائیں گی۔ اور قوم کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد ان خرابیوں کا علاج سوچا جائے گا۔ جس میں گوجر قوم مبتلا ہے۔ امید ہے۔ خان بہادر مولوی فتح دین صاحب [illegible] ڈائریکٹر محکمہ زراعت [illegible]
چوہدری [illegible] استقبالیہ کمیٹی گوجر کانفرنس [illegible]

اعلان دارالقضاء

محمد افضل صاحب پریذیڈنٹ جماعت رنگون کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ یکم نومبر ۳۸ء کو مقدمہ مرزا محمد حسین صاحب بنام محمد افضل صاحب کی پیروی کیلئے اصالتاً یا وکالتاً دفتر ناظم دارالقضاء قادیان میں حاضر ہوں۔ ورنہ یکطرفہ کارروائی کی جاویگی

ناظم دارالقضاء قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برلن ۴؍اکتوبر۔ جرمن افواج نے چیکوسلواکیہ کے بہت سے حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب جرمنی کی طرف سے نوآبادیات کی واپسی کا مطالبہ شروع ہو گیا ہے۔ جنرل گورنگ نے اپنی ایک تقریر میں کہا۔ کہ برطانیہ کی دوستی سے ہمیں پوری امید ہے کہ نوآبادیات کی واپسی کے لئے ہمیں جنگ نہیں کرنی پڑے گی۔ جرمن اخبارات بھی اس مطالبہ کو زور کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔

کراچی ۴؍اکتوبر۔ سندھ مسلم لیگ کی جو کانفرنس ہونے والی ہے اس میں ایک قرارداد پیش ہوگی جس کے ذریعہ فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ ہندوستان میں دو فیڈریشن قائم کئے جائیں۔ ایک اسلامی اور دوسرا غیر اسلامی۔ اول الذکر میں اسلامی ریاستیں اور مسلم اکثریت والے صوبے شامل ہونگے۔ اسلامی فیڈریشن میں بسنے والی اقلیتوں کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا۔ جو غیر مسلم فیڈریشن میں رہنے والی مسلم اقلیت کے ساتھ کیا جائے گا۔

لنڈن ۴؍اکتوبر۔ غیر ملکی پالیسی پر بحث کا سلسلہ کل شام تک جاری رہیگا حزب مخالف کے ارکان کے علاوہ کابینہ کے بعض ارکان بھی موجودہ پالیسی پر معترض ہیں۔ اور خیال ہے کہ موجودہ وزارت پر عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوگی۔ جو اگر پاس ہو گئی۔ تو پارلیمنٹ ٹوٹ جائے گی اور نئے انتخابات ہونگے۔ توقع کی جاتی ہے کہ دوبارہ انتخاب کی صورت میں بھی مسٹر چیمبرلین ضرور کامیاب ہو جائیں گے

جبل الطارق ۴؍اکتوبر۔ آج صبح ۱۲ باغی طیاروں نے بارسیلونا پر زبردست بمباری کی جس سے دو برطانوی جہاز دلبا کو آگ لگ گئی۔ اس طرح باغی طیاروں نے ویلنشیا پر بمباری کی۔ معلوم ہوا ہے کہ مراقش میں جرنیل فرانکو کے خلاف حکومت فرانس کی مدد سے بغاوت پھیلائی جا رہی ہے۔ جرنیل مذکور اپنی فوج اور سامان حرب کا بیشتر حصہ واپس مراقش بھیج رہا ہے۔

جنیوا ۴؍اکتوبر۔ وزیرستان کردہ ملک حکومت ہند کے ساتھ فقیر ایپی کی صلح کرانے کے مشن پر روانہ ہوئے تھے لیکن رستہ میں ایک ملک گھوڑے سے گر گیا۔ اور ایسی چوٹ آئی۔ کہ آگے بڑھنا ناممکن ہو گیا اس لئے یہ وفد واپس آ گیا۔

لاہور ۴؍اکتوبر۔ حکومت پنجاب کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سول سیکرٹریٹ کے دفاتر کل شملہ میں بند ہو کر اگلے دوشنبہ کو لاہور میں کھلیں گے۔

بنوں ۴؍اکتوبر۔ یہاں سے بارہ میل کے فاصلہ پر مسلح ڈاکوؤں نے دو لاریوں کو روک کر تمام سامان وغیرہ لوٹ لیا اور دو مسلمانوں کو اغوا کر کے لے گئے۔

ٹوکیو ۴؍اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ چین کے ساتھ جنگ میں اس وقت تک جاپان کا ۲۴ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ خرچ ہو چکا ہے۔ یہ رقم ملک سے قرض لے کر پوری کی جائے گی۔

شیخوپورہ ۴؍اکتوبر۔ ایک گاؤں فیروز ونڈ واں میں سکھوں نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ کیونکہ انہیں خیال تھا۔ کہ ان کی ایک گمشدہ گائے مسلمانوں کے قبضہ میں ہے۔ لڑائی میں ایک سکھ ہلاک اور دو شدید مجروح ہوئے۔ ایک مسلمان بھی سخت زخمی ہوا۔

لنڈن ۴؍اکتوبر۔ اخبار ٹائمز نے تحریک کی ہے کہ مسٹر چیمبرلین نے دنیا میں امن قائم کرنے کے سلسلہ میں جو خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کی یادگار قائم رکھنے کے لئے یادگاری ٹکٹ جاری کئے جائیں۔ اور ان کی قیمت سے ۵۰ ہزار پونڈ مسٹر چیمبرلین کے حوالے کئے جائیں۔ کہ وہ جس مقصد کے لئے مناسب سمجھیں انہیں خرچ کریں۔

برلن ۴؍اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن گورنمنٹ نے فرانس سے اس قسم کا معاہدہ کرنے کی تجویز پیش کی ہے جیسا کہ ہر ہٹلر اور مسٹر چیمبرلین کے مابین ہوا ہے۔ خیال ہے کہ جیسا کہ حکومت فرانس اس تجویز کو منظور کر لے گی۔

پیرس ۴؍اکتوبر۔ آج پارلیمنٹ میں وزیراعظم فرانس اعلان کریں گے۔ کہ فرانس اور اٹلی کے مابین دوستانہ تعلقات قائم ہو رہے ہیں۔ فرانس کا ایک سفیر روم میں تعینات کیا جائے گا۔ اور فرانس حبشہ پر اٹلی کا تسلط تسلیم کر لے گا۔

لاہور ۴؍اکتوبر۔ ناردرن انڈیا فلائنگ کلب کا ایک ہوا باز مشق پرواز کر رہا تھا کہ طیارہ زمین پر آ گرا۔ ہوا باز سخت مجروح ہوا طیارہ بالکل تباہ ہو گیا۔ حادثہ کے اسباب کی تحقیقات کلب کی طرف سے ہو رہی ہے۔

بنوں ۴؍اکتوبر۔ وزیرستان میں اجازت کے بغیر اشیاء خوردنی کی درآمد سخت ممنوع ہے۔ اس وجہ سے میران شاہ کے نواحی دیہات سخت تکلیف میں ہیں نمک۔ چائے۔ اور چینی جیسی چیزیں بھی لائسنس کے بغیر نہیں مل سکتیں۔

ڈبلن ۴؍اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ لیگ آف نیشنز نے چیکوسلواکیہ کی نئی حدود بندی کے کمیشن کا انچارج مشہور آئرش لیڈر مسٹر ڈی ولیرا کو مقرر کیا ہے

ڈبلن ۴؍اکتوبر۔ شمالی آئرلینڈ کے چھ اضلاع ہنوز انگلستان کے ماتحت ہیں۔ ان کی واپسی کے لئے مسٹر ڈی ولیرا زبردست پروپیگنڈا شروع کرنے والے ہیں۔ جلسے شروع ہو گئے ہیں جن میں مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ برطانیہ نے جس طرح چیکوسلواکیہ میں جرمنی کا علاقہ خالی کرا لیا ہے۔ اسی طرح اسے خود ہی ہمارا علاقہ خالی کر دینا چاہیئے۔

لاہور ۴؍اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر منوہر لال نے پنجاب یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

پٹنہ ۴؍اکتوبر۔ بہار پراونشل مسلم لیگ نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ اس صوبہ قبرستانوں۔ مسجدوں۔ عیدگاہوں نیز ذبیحہ گاؤ کے متعلق کانگرسی حکومت نے مسلمانوں پر جو پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ انہیں دور کرانے کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کی اجازت سے سول نافرمانی کی جائے۔

لنڈن ۴؍اکتوبر۔ وزیراعظم نے جب پارلیمنٹ میں تقریر کی۔ تو انہیں پُر زور چیئرز دیئے گئے۔ آپ نے کہا کہ میں نے ہٹلر کے ساتھ کوئی خفیہ معاہدہ نہیں کیا۔ اور نہ اپنے اوپر کوئی نئی پابندیاں عائد کی ہیں۔ ہماری گفتگو کا کسی قوم پر مخالفانہ اثر نہیں پڑ سکتا معاہدہ میونخ پر دستخط کے بعد کسی کو یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ ہم اپنی کوششوں کو ڈھیلا کر دیں گے۔ اسلحہ جات میں اضافہ کا پروگرام برابر زیر عمل رہے گا۔

شملہ ۴؍اکتوبر۔ لنڈن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ فیڈرل سکیم یکم جنوری ۱۹۴۰ء سے نافذ کر دی جائیگی والیان ریاست کو چھ ماہ کا وقت دیا گیا ہے۔ کہ شمولیت یا عدم شمولیت کے متعلق فیصلہ کریں۔ ریاستوں کے داخلہ کی شرائط میں بعض تبدیلیاں کر دی گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ فیڈریشن سکیم کے نفاذ کے لئے ملک معظم ہندوستان میں تشریف لائیں گے۔

ناگپور ۳؍اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر کھارے نے فیصلہ کیا ہے کہ مستعفی ہونے کے بعد اسمبلی کے لئے آزادانہ طور پر امیدوار کھڑے ہوں۔ انہیں اپنی کامیابی کا یقین ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی